Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

خطبہ نمبر

منگل

۲ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۴ وفا ۱۳۳۲ھش ۱۴ جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۹

جنوبی افریقہ کے آئین میں تبدیلی کے متعلق سرکاری بل پر پارلیمنٹ میں بحث

کیپ ٹاؤن ۱۳ جولائی۔ آج جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں آئین میں تبدیلی کے متعلق سرکاری بل پر بحث شروع ہو گئی۔ اس بل میں کہا گیا ہے۔ کہ انگریزی اور افریقی زبانوں کو یکساں رائج کرنے کے علاوہ باقی تمام قانون محض اکثریت کے فیصلہ پر منظور کئے جائیں گے۔ اور ان کے خلاف کسی عدالت میں اپیل نہیں ہو سکتی۔

کوئٹہ ۱۳ جولائی۔ مرکزی حکومت نے حکومت بلوچستان کو درآمد شدہ گندم میں سے تیس ہزار ٹن گندم دینے کی منظوری دی ہے۔ اس میں سے ۵ ہزار ٹن گندم بلوچستان پہنچ چکا ہے۔ اس گیہوں کے بلوچستان پہنچنے سے وہاں گندم کی قیمتیں کم ہونی شروع ہو گئی ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۱۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ابھی کچھ حرارت باقی ہے۔ نزلہ بھی ہے گلے میں بھی کچھ تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

مصر نے برطانوی ہوا باز کی واپسی کے متعلق برطانوی الٹی میٹم نظر انداز کر دیا

قاہرہ ۱۳ جولائی۔ مصر نے ایک برطانوی ہوا باز کی واپسی کے متعلق برطانیہ کے الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ ہوا باز جمعرات کو اسمٰعیلیہ سے غائب ہو گیا تھا۔ مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے کہا ہے کہ نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی جنرل آفیسر کمانڈنگ نے مصر کو دھمکی دی تھی۔ کہ اگر اسے آج دن کے نو بجے تک واپس نہ کیا گیا تو انہیں اختیار ہوگا کہ وہ جو کارروائی مناسب سمجھیں کریں۔

پاکستان کا سب سے بڑا صابن سازی کا کارخانہ اس سال کے آخر تک کام شروع کر دیگا

رحیم یار خان ۱۳ جولائی۔ رحیم یار خان میں پاکستان کا سب سے بڑا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک کام شروع کر دے گا۔ اس کارخانہ سے مغربی پاکستان کی صابن کی تمام ضروریات پوری ہو جایا کریں گی۔ اگر مانگ زیادہ ہو گئی تو کارخانہ مزید صابن بھی تیار کر سکے گا۔

دریائے گمتی کے ٹرگاف کو پُر کیا جا رہا ہے

ڈھاکہ ۱۳ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں کومیلا کے ضلع میں منہر پور کے مقام پر دریائے گمتی میں ٹرگاف کو پُر کیا جا رہا ہے۔ ٹرگاف میں بانسوں کے گٹھے ڈالے جا رہے ہیں۔ تاکہ اسے ریت سے پُر کیا جا سکے۔

اقوام متحدہ کوریا میں عارضی صلح کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہیں

واشنگٹن ۱۳ جولائی۔ واشنگٹن میں سرکاری حلقوں نے جنوبی کوریا سے آمدہ ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ ہندوستان پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کو کوریا میں جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے والے غیر جانبدار کمیشن کی رکنیت سے . . . . ہٹانے کے متعلق کمیونسٹوں سے بات چیت کی جائے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نئے سرے سے صلح کے معاہدہ کی بات چیت شروع کی جائے۔ لیکن اقوام متحدہ اس کا کوئی ارادہ نہیں رکھتیں۔ اس کے برعکس وہ چاہتی ہیں۔ کہ یہ معاہدہ جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

ڈاکٹر مصدق اور انکے حامی مجلس سے مستعفی ہو کر ملک میں عام رائے شماری کرائیں گے

تہران ۱۳ جولائی۔ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق اور ان کی کابینہ نے مخالف پارٹی کی طرف سے ڈاکٹر مصدق پر حملوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مجلس کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری حلقوں نے کہا ہے۔ کہ مخالف پارٹی کی طاقت کو توڑنے کے لئے مجلس میں ڈاکٹر مصدق کے ۱۳ حامی مستعفی ہو جائیں گے۔ اور مخالف پارٹی کے خلاف عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے حکومت عام رائے شماری کرائے گی۔ ڈاکٹر مصدق نے یہ فیصلہ مجلس کے جمعرات والے اجلاس کے بعد کیا۔ جس میں مخالف پارٹی کے دو ممبروں نے ڈاکٹر مصدق کے متعلق کہا کہ نہ بے وقوف ہیں باغی ہیں۔ اور بیرونی ملکوں کے پٹھو ہیں۔ دریں اثنا پولیس نے ایک بھارتی شیخ صالح کو حکومت کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر آبادان کی تیل کی بندرگاہ سے نکال دیا ہے۔

لبنان میں عام انتخابات شروع ہو گئے

بیروت ۱۳ جولائی۔ لبنان میں عام انتخابات کے پہلے دن شہری علاقوں میں پُر امن طور پر انتخابات ہوئے۔ لیکن دیہاتی علاقوں میں دو واقعات پیش آئے جن میں تین آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ ان انتخابات میں عورتوں نے پہلی مرتبہ ووٹ دیئے۔ انتخابات کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ سابق وزیر اعظم سمیع صالح اور ان کے ساتھی بڑی اکثریت سے جیت رہے ہیں۔

موسیو بیڈو کی مسٹر ڈلس سے ملاقات

واشنگٹن ۱۳ جولائی۔ فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر جارج بیڈولٹ نے کل امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس سے طویل ملاقات کی جس میں کوریا میں عارضی صلح کے بعد کمیونسٹوں کی کسی امکانی جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کیلئے متحدہ طریقوں پر بات چیت کی تینوں وزرائے خارجہ کی آج کی کانفرنس میں ہند چینی میں فرانس کی تین شریک ریاستوں کے معاملہ پر غور کیا جائیگا

شیلانگ ۱۳ جولائی۔ ہندوستان کے صوبہ آسام میں منی پور میں دریائے امفال میں سیلاب آجانے سے زبردست نقصان ہو رہا ہے ہزاروں آدمی بے گھر ہو گئے اور دھان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

اسرائیل کا اردنی گاؤں پر حملہ

عمان ۱۳ جولائی۔ کل عمان میں اردن کے فوجی حکام نے اسرائیل پر الزام لگایا۔ کہ اسرائیلی سپاہیوں نے اردنی سرحد میں دو میل آگے بڑھ کر ایک گاؤں کے دو مکان اڑا دیئے۔ اور کئی لوگوں کو زخمی کر دیا۔

اسرائیل کا بیت المقدس کو دار الحکومت بنانا اقوام متحدہ کو چیلنج ہے

قاہرہ ۱۳ جولائی۔ قاہرہ میں عرب حلقوں نے کہا ہے۔ کہ اسرائیل نے اپنا دار الحکومت تل ابیب سے بیت المقدس منتقل کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے خلاف ایک نیا چیلنج ہے۔ انہوں نے اس معاملہ میں تین بڑی طاقتوں سے درخواست کرنے کی تجویز کی ہے۔ کیونکہ یہ تین طاقتیں (برطانیہ فرانس۔ امریکہ) اسرائیل اور عرب ممالک کے موجودہ تعلقات کی ضامن ہیں۔

شمالی افریقہ کی آزادی کے متعلق تین وزراء خارجہ کو یادداشت بھیج دی گئی

پیرس ۱۳ جولائی۔ شمالی افریقہ کو آزادی دلانے والی کمیٹی نے تین وزراء خارجہ کو جن کی واشنگٹن میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ پر زور دیں کہ وہ فرانس اور شمالی افریقہ کے معاملہ میں مصالحت کرائے۔ کمیٹی نے اپنے مراسلہ میں فرانس پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تونس اور مراکش کو آزادی دلانے کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ فرانس اس پر عملدرآمد کرنے میں ناکام رہا ہے۔

سلطانِ مراکش کے مراسلہ پر غور کیا جا رہا ہے

رباط ۱۳ جولائی۔ مراکش میں فرانسیسی ہائی کمشنر نے پیرس سے رباط واپس پہنچ کر بتایا ہے کہ سلطانِ مراکش نے حکومتِ فرانس کے نام اپنے مراسلہ میں جو سوالات اٹھائے تھے پیرس میں ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

عبد القادر پرنٹر پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جس کام کے کرنیکا خدا تعالیٰ ارادہ کرچکا ہو اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی

خدا تعالیٰ اس دُنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے اس لئے جو شخص امن کو برباد کرنا چاہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ جولائی ۱۹۵۳ء بمقام ناصر آباد سندھ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل دوپہر سے مجھے

سردرد کے دورہ کی شکایت

ہے۔ جو برابر چلتا چلا جا رہا ہے۔ غالباً اس کی وجہ وہ ٹھنڈی ہوا ہے، جو یہاں رات کے وقت چلتی ہے۔ چنانچہ رات کو درد بڑھ جانے کی وجہ سے مجھے کمرہ کے اندر جانا پڑا مگر باوجود اس کے کہ دوائوں سے درمیان میں کچھ افاقہ سا محسوس ہوتا ہے۔ پھر دوبارہ درد شروع ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خالی دردِ سر کا ہی دورہ نہیں۔ بلکہ انفلوئنزا کا بھی حملہ ہے۔ جس کی وجہ سے گلے پر نزلہ گر رہا ہے۔ اور آواز پوری طرح نہیں نکلتی۔ اسی طرح کانوں میں بھی درد اور خارش ہے۔ اس وجہ سے میں آج زیادہ بول نہیں سکتا۔

اس وقت جو احباب یہاں آئے ہوئے ہیں، ان میں سے اکثر وہ ہیں جو

گزشتہ فتنہ کے ایام میں

سندھ میں ہی رہے ہیں۔ پنجاب جانے کا ان کو موقعہ نہیں ملا۔ اور کچھ وہ لوگ ہیں جو میرے ساتھ آئے ہیں۔ اور انہوں نے ان حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جو پنجاب میں گزرے ہیں۔ ان دنوں گورنمنٹ کی پالیسی یہ تھی کہ حالات کو چھپایا جائے۔ اور دبایا جائے۔ اور لوگوں پر ظاہر کیا جائے کہ ہر طرح امن ہے۔ اور اس میں وہ معذور تھی۔ کیونکہ پولیٹیکل اصول کے مطابق یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر فتنہ و فساد کی خبریں پھیلیں۔ تو لوگوں میں اور بھی جوش پھیل جاتا ہے۔ پس گورنمنٹ کے اکثر حکام کی یہ کارروائی کسی بدنیتی پر مبنی نہیں تھی۔ بلکہ مصلحت اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ

باہر کی جماعتیں

مرکز اور پنجاب کے حالات سے ناواقف رہیں۔ یہاں تک کہ جب حکومت نے دیکھا کہ خطوں کے ذریعہ ناظر دعوۃ و تبلیغ باہر کی جماعتوں کو اپنے حالات سے اطلاع دیتے ہیں۔ تو انہوں نے ان خطوط کو بھی کسی قانونی عذر کے ماتحت روک دیا۔ ان دنوں پنجاب کے اکثر اضلاع کے

احمدیوں کی حالت

ایسی ہی تھی۔ جیسے لومڑ کا شکار کرنے کے لئے شکاری کتے اس کے پیچھے پیچھے دوڑے پھرتے ہیں۔ اور لومڑ اپنی جان بچانے کے لئے کبھی ادھر بھاگتا ہے اور کبھی ادھر بھاگتا ہے۔ ان ایام میں لاریاں کھڑی کر کر کے احمدیوں کو نکالا جاتا اور انہیں پیٹا جاتا۔ اسی طرح زنجیریں کھینچ کر گاڑیوں کو روک لیا جاتا۔ اور پھر تلاشی لی جاتی۔ کہ گاڑی میں کوئی احمدی تو نہیں۔ اور اگر کوئی نظر آتا۔ تو اسے مارا پیٹا جاتا۔ اسی طرح ہزاروں ہزار کے جتھے بن کر دیہات میں نکل جاتے۔ اور گاؤں کے دس دس پندرہ پندرہ

احمدیوں پر حملہ

کر دیتے۔ یا اگر ایک گھر ہی کسی احمدی کا ہوتا تو اسی گھر پر حملہ کر دیتے، مال و اسباب لوٹ لیتے۔ احمدیوں کو مارتے پیٹتے اور بعض شہروں میں احمدیوں کے گھروں کو آگ بھی لگائی گئی۔ بیسیوں جگہوں پر احمدیوں کے لئے پانی روک دیا گیا۔ اور وہ تین تین چار چار دن تک ایسی حالت میں رہے۔ کہ انہیں پانی کا ایک قطرہ تک بھی نہیں مل سکا۔ اسی طرح بعض جگہ ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتے وہ بازار سے سودا بھی نہیں خرید سکے۔ بیرونی جماعتیں ان حالات سے ناواقف تھیں۔ وہ گورنمنٹ کے اعلانوں کو سنکر کہ ہر طرح امن ہے اور خیریت ہے خوش ہو جاتی تھیں۔ حالانکہ جس وقت خیریت کے اعلان ہوتے تھے وہی سب سے زیادہ احمدیوں کے لئے

خطرے کا وقت

ہوتا تھا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے حکومت کے اکثر افسروں کی نیت نیک تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ملک میں یہ خبریں پھیلیں کہ لوگ احمدیوں پر سختی کر رہے ہیں۔ تو دوسری جگہوں کے لوگ بھی ان پر سختی کرنے لگ جائینگے اس لئے

امن کے قیام کے لئے

ضروری ہے کہ متواتر یہ اعلانات کئے جائیں کہ سب جگہ امن ہے۔ تاکہ شورش دب جائے اور لوگ سمجھ جائیں کہ جب سب جگہ امن ہے تو ہمیں فساد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس ہم ان میں سے اکثر کی نیت پر شبہ نہیں کرتے۔ ہمیں سیاسیات کا علم ہے اور ہم نے تاریخ کا بھی مطالعہ کیا ہوا ہے

ہم جانتے ہیں

کہ تمام حکومتیں ایسا ہی کرتی ہیں۔ کیونکہ علم النفس کے ماتحت لوگوں کے جوش اسی وقت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ جب انہیں معلوم ہو کہ سب جگہ امن ہے۔ اگر انہیں پتہ لگے کہ بعض مقامات پر امن نہیں تو وہ خود بھی امن سے نہیں بیٹھتے۔ کیونکہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے کوئی شورش نہ کی۔ تو لوگ ہمیں طعنہ دینگے کہ تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ اسی وجہ سے

حکومتوں کا عام دستور

یہی ہے کہ ابتداء میں جو خبریں نکل جائیں سو نکل جائیں بعد میں وہ یہ پروپیگنڈا شروع کر دیتی ہیں کہ سب جگہ امن قائم ہو گیا ہے۔ تاکہ ایک جگہ کے لوگ دوسری جگہوں کی خبریں سنکر بیٹھ جائیں۔ اور فتنہ و فساد کو ترک کر دیں۔ بہر حال ان

حالات میں سے دو اڑھائی ماہ کے قریب ہماری جماعت گزری۔ بسا اوقات ہمیں بیرونی جماعتوں کی طرف سے چٹھیاں پہونچتی تھیں کہ الحمد للہ پنجاب میں امن قائم ہوگیا ہے۔ اور جماعت کے خلاف شورش دب گئی ہے۔ مگر اسی وقت ہمیں پنجاب کی مختلف اطراف سے یہ اطلاعات پہونچ رہی ہوتی تھیں کہ فلاں کا گھر لوٹ لیا گیا ہے۔ فلاں جگہ عورتوں اور بچوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور انہیں بچا بچا کر محفوظ مقامات پر پہونچایا جا رہا ہے۔ فلاں کا

گھر جلا دیا گیا ہے

مگر باہر کی جماعتوں کی طرف سے مبارکباد اور خوشی کے خطوط پہونچ رہے ہوتے تھے کہ الحمد للہ گورنمنٹ کے اعلانات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہر طرح خیریت ہے۔ پس آپ لوگ اس مصیبت کا اندازہ نہیں لگا سکتے جس میں سے پنجاب کے لوگوں کو گزرنا پڑا۔ کیونکہ سندھ، سرحد اور بنگال میں ان فسادات کا ہزارواں حصہ بھی ظاہر نہیں ہوا جو پنجاب میں ظاہر ہوئے اس وجہ سے یہاں کے لوگ امن میں رہے۔ اور خیریت سے رہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان فسادات نے پنجاب میں

انتہائی نازک صورت

اختیار کر لی تھی۔ وہ تغیرات جو گورنمنٹ میں پیدا ہوئے ان کی وجہ سے بھی اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ حکام کا ایک حصہ ایسا تھا جو دیانتدار تھا۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرنا چاہتا تھا۔ یہ فتنہ آخر دب گیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس

فتنہ کی رُوح ابھی باقی ہے

اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اگر آئندہ فتنہ اٹھے۔ تو وہ شائد پنجاب کی بجائے سندھ میں پیدا ہو یا بنگال میں پیدا ہو یا ممکن ہے پنجاب میں ہی پیدا ہو۔ کیونکہ ہمیں نظر یہ آتا ہے کہ اس دفعہ جو فتنہ اٹھا ہے، یہ خالص مذہبی نہیں تھا بلکہ سیاسی تھا۔ ہمارے ملک میں حکومت لیگ کی ہے۔ اور لیگ کی حکومت جب سے پاکستان بنا ہے برابر چلتی چلی جا رہی ہے۔ اور بظاہر آثار ایسے نظر آتے ہیں کہ ایک لمبے عرصہ تک

مسلم لیگ کی حکومت

ہی قائم رہے گی۔ لیکن بدقسمتی سے لیگ کے کارکنوں کا ایک حصہ جس نے پاکستان بننے کے وقت بڑی قربانی کی تھی۔ اپنے دوسرے ساتھیوں سے اختلاف ہو جانے کی وجہ سے لیگ سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گیا۔ مگر چونکہ اس وقت نیا نیا پاکستان بنا تھا ملک کا بیشتر حصہ یہ چاہتا تھا کہ ہمارے ملک میں زیادہ پارٹیاں نہ بنیں۔ اور

نظم و نسق ایک ہی ہاتھ میں رہے

چنانچہ باوجود اسکے کہ یہ جدا ہونے والے مشہور آدمی تھے۔ اور انہیں خیال تھا کہ اکثریت ان کا ساتھ دے گی۔ لوگوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کی قربانیاں بڑی تھیں۔ وہ ملک کے خیرخواہ بھی تھے۔ انہیں لوگوں میں رسوخ بھی حاصل تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم لیگ سے الگ ہو گئے تو لیگ کا اکثر حصہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ لیکن لوگوں کے دلوں میں جو یہ احساس پیدا ہو چکا تھا۔ کہ زمانہ نازک ہے۔ ہمیں اس

نازک زمانہ میں

اپنے اندر تفرقہ پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اتنا مضبوط ثابت ہوا۔ کہ وہ لیگ سے باہر نکل کر ایک عضو بے کار بن کر رہ گئے۔ اور اکثریت نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہم سیاسیات کے ذریعہ لیگ کو شکست نہیں دے سکے۔ بوجہ اسکے کہ مسلمانوں میں

اتحاد کا جذبہ

موجود ہے۔ اور وہ اپنی حکومت کے قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ تو انہوں نے سوچا کہ اب ہمیں کوئی اور تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔ اور ایسے رستہ سے حکومت کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس میں

عوام کی تائید

ہمارے ساتھ شامل ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انہوں نے علماء کو چنا۔ تاکہ لوگوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ یہ حکومت اور لیگ کی مخالفت ہے بلکہ وہ یہ سمجھیں کہ یہ مخالفت صرف مذہب اور لامذہبی کی ہے۔ اور اس غفلت اور جہالت میں وہ اپنے اصل موقف کو چھوڑ دیں۔ اور ایسے مواقع پیدا کر دیں، جو بعد میں ان لوگوں کے لئے حکومت سنبھالنے کا موجب بن جائیں۔ چنانچہ

اس فتنہ کی تمام تاریخ

اس بات پر شاہد ہے۔ حتیٰ کہ عملی طور پر اس فتنہ سے دلچسپی رکھنے والے اور مذہبی طور پر ہم سے اختلاف رکھنے والے وزراء نے بھی جب تقریریں کیں۔ تو انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ فتنہ سیاسی ہے مذہبی نہیں اور سیاسی فتنہ اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک کہ فتنہ پیدا کرنے والوں کو ان کا

اصل مقصد

حاصل نہ ہو جائے۔ اب بظاہر تو یہ فتنہ اٹھا۔ اور دب گیا۔ اور لوگوں نے محسوس کیا کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں رہا۔ کیونکہ حکومت کے حصول میں وہ پھر بھی ناکام رہے۔ اور انہیں وہ مقاصد حاصل نہ ہوئے۔ جو وہ چاہتے تھے۔ لیکن اس فتنہ سے اتنا ضرور پتہ لگ گیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کا مسلمان اتنا سادہ ہے کہ اسے جوش دلا دیا جائے۔ تو وہ مذہب کے نام پر ہر کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

امریکہ کا ایک بڑا پروفیسر

ایک دفعہ ربوہ میں مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے سارے ایشیا کے حالات کا مطالعہ کرنے اور یہ دیکھنے کے لئے بھجوایا گیا ہے کہ یہاں کمیونزم کے پھیلنے کے کس حد تک امکانات ہیں۔ چنانچہ اس نے کہا کہ میں جاپان میں بھی گیا ہوں۔ چاینا میں بھی گیا ہوں۔ انڈونیشیا میں بھی گیا ہوں۔ برما میں بھی گیا ہوں۔ ہندوستان میں بھی گیا ہوں۔ اور پاکستان میں بھی پھرا ہوں۔ مجھ پر یہ اثر ہے کہ کسی اور جگہ کمیونزم پھیل جائے تو پھیل جائے۔ پاکستان میں یہ کبھی نہیں پھیل سکتا۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا کہ اس لئے کہ اسلام کی تعلیم کو میں نے دیکھا ہے۔

وہ کمیونزم کے خلاف ہے

جب اسلام کی تعلیم ہی کمیونزم کے خلاف ہے تو کم از کم پاکستان میں تو کمیونزم نہیں پھیل سکتا۔ میں نے کہا آپ کو دھوکا لگا ہے۔ کہنے لگا کس طرح۔ میں نے کہا اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم کمیونزم کے خلاف ہے۔ لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ مسلمانوں میں سے کتنے ہیں۔ جو

اسلام کی تعلیم سے واقف

ہیں۔ آپ گاؤں میں چلے جائیں۔ اور لوگوں سے باتیں کریں۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ دس ہزار میں سے ایک بھی اسلامی تعلیم سے واقف نہیں۔ کہنے لگا مولوی تو واقف ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن

کبھی آپ نے اس امر پر بھی غور کیا کہ ہمارے ملک کے مولوی کا گذارہ کیا ہے۔ ۱۰۰ میں سے ننانوے مولوی ایسا ہے۔ جس کی ماہوار آمدن تو دس روپیہ سے زیادہ نہیں۔ گویا اس کی حیثیت ایک "کمین" سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ اور جس کا گذارہ اتنا معمولی ہے۔ اور جسے لوگ اپنے گھر کی بچی کچی روٹی اور سڑی گلی ترکاری دینے کے عادی ہیں۔ اسے خریدنا کونسا مشکل کام ہے۔ ہمارے ملک میں

لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی لڑکا ملاں کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ اماں نے آپ کے لئے کھیر بھجوائی ہے۔ اس نے کہا۔ تمہاری اماں کو آج کیا خیال آیا۔ کہ اس نے کھیر بھجوا دی۔ پچاس سال مجھے کام کرتے ہوگئے۔ آج تک تو اس نے کبھی کھیر نہیں بھجوائی تھی۔ آج اسے یہ کیا خیال آگیا۔ لڑکا کہنے لگا۔ کھیر میں کتا منہ ڈال گیا تھا۔ اماں کہنے لگی۔ کہ جاؤ اور جاکر مولوی صاحب کو دے آؤ۔ اسے غصہ آیا۔ اور اس نے برتن اٹھاکر زمین پر دے مارا۔ مٹی کا برتن تھا۔ زمین پر پڑتے ہی وہ ٹوٹ گیا۔ یہ دیکھ کر لڑکا رونے لگ گیا۔ اس نے کہا۔ تو کیوں روتا ہے۔ کھیر اگر میں نے نہیں کھائی۔ تو میری مرضی ہے۔ تیرے لئے اس میں رونے کی کونسی بات ہے کہنے لگا۔ میں روتا اس لئے ہوں۔ کہ یہ برتن وہ تھا۔ جس میں اماں بچے کو پاخانہ پھروایا کرتی تھی۔ وہ ٹوٹ گیا ہے۔ اور اب اماں مجھے مارے گی۔ غرض

اکثریت مولویوں کی

ایسی ہی ہے۔ جن کے گذارے نہایت ادنیٰ ہیں۔ سوائے شہروں کے چند مولویوں کے کہ انہیں لوگوں میں عزت حاصل ہے۔ کیونکہ حکومت کی طرف سے انہیں وظیفے ملتے ہیں۔ یا انہوں نے تجارتوں میں حصہ لیا ہوا ہے۔ یا اپنے نام الاٹمنٹیں کروا رکھی ہیں۔ باقی سب ایسے ہیں۔ جو جمعرات کی روٹی پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور یا پھر شادی بیاہ یا کسی کی موت پہ نہایت ذلیل کام کرکے چونی یا اٹھنی لے لیتے ہیں۔ اور یا پھر عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی ہوتی ہے۔ تو اس کی کھالیں لے لیتے ہیں۔ مگر اب

عید کی کھالوں پر

بھی چیل کی طرح کبھی کوئی مدرسے والا جھپٹا مارتا ہے۔ کبھی کوئی خانقاہ والا جھپٹا مارتا ہے اور کبھی کوئی یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کے نام پر اس میں شریک ہوجاتا ہے غرض قربانی کی کھال بھی اب صرف آدھی یا پونی ملاں کو ملتی ہے۔ گویا سارے سال میں دس پندرہ روپے اسے کھال کے مل جاتے ہیں۔ میں نے کہا جو شخص اتنا بھک منگا ہے۔ اور جس کا مالی لحاظ سے اتنا برا حال ہے۔ اس کو خرید لینا کونسا مشکل کام ہے۔ جس دن کمیونسٹوں نے چند ایک ملانوں کی چار چار پانچ پانچ سو روپیہ تنخواہ مقرر کردی۔ تم دیکھو گے کہ وہ باقی ملانوں کو اپنے ساتھ ملالیں گے۔ اور سب مل کر سارے ملک کو اپنے ساتھ ملالیں گے۔ کیونکہ ہمارا ملک مولوی کے اثر کے نیچے ہے۔ کہنے لگا اگر اس بات کو مان بھی لیا جائے۔ تو آخر وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کیا کہیں گے۔ میں نے کہا۔ تم نے ہمارے ملک کے کیریکٹر کا مطالعہ نہیں کیا۔

ہمارے ملک کا کیریکٹر

قرآن اور حدیث کے نہ جاننے کی وجہ سے یہ ہے کہ اگر مولوی کھڑا ہوجائے۔ اور کہے کہ اس وقت قرآن سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت اور اسلام کی عزت خطرہ میں ہے۔ اس وقت قرآن پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ تو سارے مسلمان کہیں گے۔ اسلام زندہ باد۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ باد۔ اس طرح جس دن مولویوں نے کہا۔ کہ کمیونزم عین اسلام ہے۔ جو کچھ قرآن کہتا ہے۔ وہی

لینن اور سٹالن

کہتا ہے۔ رازی نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ قرطبی نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ ابن حیان نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ ابن جریر نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ سیوطی رح نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ قرآن سمجھا ہے۔ تو لینن اور سٹالن نے سمجھا ہے۔ تو سارے مسلمان کہہ اٹھیں گے لینن زندہ باد۔ سٹالن زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ پس ہم سے زیادہ کمیونزم کے خطرے میں اور کوئی نہیں۔ کیونکہ اور ممالک کے لوگوں تک پہنچنے کے لئے

عقل کی ضرورت ہے

اور ہمیں صرف بے وقوف بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک کا مسلمان یہ نہیں سوچے گا۔ کہ یہ تعلیم قرآن کے خلاف ہے۔ وہ صرف اتنا سنے گا۔ کہ "اسلام خطرہ میں ہے"۔ اور اس کے بعد وہ اسلام کے نام پر ہر خلاف اسلام کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اسلام ہے کیا۔ مگر اسے یقین دلا دو۔ کہ اسلام خطرہ میں ہے۔ تو پھر چاہے اسلام کے خلاف ہی اس سے لڑائی شروع کروا دو۔ وہ لڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر کسی مسلمان کو جوش آسکتا ہے۔ تو صرف ان الفاظ سے کہ اس وقت

اسلام خطرہ میں ہے

بلکہ تم اگر یہ کہو۔ کہ توحید کے ماننے سے اس وقت اسلام خطرہ میں ہے۔ تو وہ یہ بھی نہیں سوچے گا۔ کہ توحید کتنی اہم چیز ہے۔ وہ فوراً اسلام کے نام پر توحید کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ پس میں نے اسے کہا۔ کہ تم غلطی پر ہو۔ سب سے زیادہ خطرہ کمیونزم سے پاکستان کو ہی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہمارا مذہب اس کی تائید میں ہے۔ ہمارا مذہب یقیناً اس کے خلاف ہے۔ اس لئے بھی نہیں کہ ہماری اقتصادی حالت ایسی ہے کہ یہاں کمیونزم پھیل سکتا ہے۔ ہماری اقتصادی حالت بے شک گری ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اس حد تک گری ہوئی نہیں۔ کہ کمیونزم کے پھیلنے کے اس میں ایشیا کے دوسرے ممالک سے زیادہ امکانات ہوں۔ یہاں اگر کمیونزم کا خطرہ ہے۔ تو صرف اس لئے کہ مسلمانوں کو

نعرہ بازی کی عادت

ہے۔ ایک لیڈر اٹھ کر کوئی نعرہ لگا دے۔ تو سارے مسلمان اس کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ ہماری جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھایا گیا تھا۔ اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے ملک کے بعض لیڈر پھر یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ اس سلوگن اور نعرہ بازی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور پھر مسلمانوں کو فتنہ و فساد پر آمادہ کیا جائے۔ چنانچہ کل "المصلح" آیا۔ تو میں نے اس میں پڑھا۔ کہ

سہروردی صاحب نے

کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ

"پاکستان میں ایک مذہبی تحریک اٹھی۔ اسے حکمرانوں نے قوت سے دبا دیا۔ علماء کو جیل میں بند کر دیا گیا۔ اب آج بڑے بڑے لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان غلط راستہ پر ہیں، یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ہمارے رسول کو آخری نبی نہ مانے تو ہم اس کو مسلمان مان لیں۔ گویا یہ بڑے بڑے عہدوں والے اب ہمیں اسلام سکھا رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کی بات نہیں مانیں گے۔ تو دوسروں کی طرح ہمارا بھی وہی حشر ہوگا۔" (المصلح ۲؍ جولائی ۵۳ء)

یہ ایک

خطرے کا الارم

ہے۔ جس سے ہماری جماعت کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ سہروردی صاحب پھر اس نسخہ کو آزمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کو مسلمان ایک دفعہ آزما چکے ہیں۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ کوئی سوال ہی نہیں۔ کہ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ ان کو مسلمان مان لو۔ بلکہ اگر کوئی شخص یہ بحث کرتا ہے۔ کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں تو ہم اس کو بھی

بیوقوفی کی بات

سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہم کو مسلمان سمجھ لے گا۔ تو کیا اس کے مسلمان سمجھ لینے سے ہم واقعہ میں مسلمان بن جائیں گے۔ یا اگر کوئی شخص ہم کو کافر سمجھ لے گا تو اس کے کافر سمجھ لینے سے ہم واقعہ میں کافر بن جائیں گے۔

اسلام کا تعلق

تو خدا سے ہے۔ کسی انسان سے نہیں۔ پس اس سے زیادہ بیوقوفی کی بات اور کیا ہوگی۔ کہ مجھے یہ فکر لاحق ہے کہ سہروردی صاحب مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ وہ مجھے کافر بلکہ اکفر بھی سمجھیں۔ تو میرے لئے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں اسی طرح یہ بھی خلاف عقل بات ہے۔ کہ میں کسی کو کیا سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں اگر کسی کو کافر کہوں تب بھی میرے کافر کہنے سے اُس کا کچھ بگڑ نہیں سکتا۔ ہاں اگر خدا اُسے کافر کہے گا۔ تب بے شک اُس کے لئے فکر کی بات ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر خدا کافر نہیں کہتا۔ اور میں اُسے کافر کہتا ہوں۔ یا وہ مجھے کافر کہتا ہے تو نہ

اُس کے کافر کہنے سے

میرا کوئی نقصان ہے۔ اور نہ میرے کافر کہنے سے اُس کا کوئی نقصان ہے۔ پس یہ تو کوئی سوال ہی نہیں تھا کہ سہروردی صاحب کو یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی کہ

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی ہمارے رسول کو آخری نبی نہ مانے۔ تو ہم اس کو مسلمان مان لیں"

آخر کب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ احمدیوں کو مسلمان سمجھو یا کب گورنمنٹ نے کسی کو سزا دی ہے کہ تم کیوں

احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے

جب ایسا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ تو ان الفاظ کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ جھوٹ بول کر لوگوں کو اشتعال دلایا جائے۔ کہ اگر کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے۔ تب بھی ہمیں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اس کو مسلمان مان لیں حالانکہ نہ گورنمنٹ نے ایسا کہا ہے اور نہ اس بناء پر اُس نے آج تک کسی کو کوئی سزا دی ہے کہ احمدیوں کو کیوں مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔

حقیقت یہ ہے

کہ ہمیں کافر کہنے میں وہ کلی طور پر آزاد ہیں۔ اور اس سے نہ خواجہ ناظم الدین صاحب انہیں روک سکتے تھے۔ اور نہ محمد علی صاحب روک سکتے ہیں سہروردی صاحب گھر میں بیٹھ کر یا بازاروں میں کھڑے ہو کر سارا دن ہمیں کافر کہتے رہیں۔ تو نہ حکومت انہیں روک سکتی ہے۔ نہ پارلیمنٹ انہیں روک سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اور طاقت انہیں روک سکتی ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہمیں کافر کہنے سے روکا جاتا ہے۔ جھوٹ ہے اور یہ جھوٹ محض اس لئے بنایا گیا ہے۔ تاکہ سیاسی چالوں کے ذریعہ سے لوگوں میں اشتعال پیدا کر کے انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے اور حکومت کی مخالفت کی جائے۔

اس سے پتہ لگتا ہے

کہ وہ شورش جو بظاہر دبی ہوئی نظر آتی ہے۔ اصل میں دبی نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ اس شورش کو دبا دے یا اس کو ابھر لنے دے۔ بہرحال سہروردی صاحب نے اس فتنہ کو پھر جگانے کی کوشش کی ہے اور جیسا کہ اُن کی تقریر سے ظاہر ہے انہوں نے جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو اس فتنہ کو ہوا دی جائے اور لوگوں کو ایک بار پھر اشتعال دلا کر فساد پر آمادہ کیا جائے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا پر نہ ایک حاکم ہے نہ خواجہ ناظم الدین صاحب حاکم تھے اور نہ مسٹر محمد علی حاکم ہیں۔ اس دنیا پر

زمین و آسمان کے خدا کی حکومت ہے

اور جس کام کے کرنے کا خدا ارادہ کر چکا ہو۔ اُس کو نہ سہروردی صاحب روک سکتے ہیں۔ اور نہ دنیا کی کوئی اور طاقت روک سکتی ہے۔ اگر خدا ان فتنوں سے ہم کو بچانا چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں وہ یقیناً ہم کو بچانا چاہتا ہے تو خواہ عارضی طور پر ہمیں بعض تکلیفیں بھی پہنچیں اور ہماری جماعت کے بعض افراد کو نقصان بھی ہو۔ یقیناً

آخری فتح ہماری ہی ہوگی

اور چونکہ ہمارا نام لے کر حکومت کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی ان کوششوں کے برے اثرات سے اللہ تعالیٰ حکومت کو بھی محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ وہ محض ہماری وجہ سے بدنام ہو رہی ہے۔ حکومت کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہیں کہ وہ چاہتی ہے۔ کہ ملک میں امن قائم ہو اور فتنہ پیدا کرنے والے عناصر کو سر اٹھانے کا موقع نہ ملے۔ اور چونکہ یہ ہمارے خلاف لوگوں کو اکسا کر حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ صرف ہماری ہی تائید نہیں فرمائے گا۔ بلکہ وہ اس حکومت کی بھی تائید فرمائیگا۔ جو ہماری وجہ سے بلکہ یوں کہو کہ انصاف قائم رکھنے کی کوشش کی وجہ سے مطاعن کا ہدف بنی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت

ہے۔ کہ جب کوئی شخص نادراستی کی وجہ سے کسی قوم کو اپنا ہدف بناتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی غیرت نہ صرف مظلوم کو بچانے کے لئے بھڑکتی ہے۔ بلکہ وہ ان لوگوں کو بھی بچاتی ہے۔ جو اس مظلوم کا ساتھ دینے کی وجہ سے دنیا کی نگاہ میں بدنام ہو رہے ہوں۔ پس سہروردی صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ اس سے اُنہوں نے اپنے لئے کوئی کامیابی کا راستہ نہیں کھولا۔ بلکہ اپنی کامیابی کے راستہ میں اُنہوں نے کانٹے بچھا لئے ہیں۔ اُنہوں نے حکومت کے مٹانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن حکومت کا مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے

خدا تعالیٰ پر حملہ کر دیا ہے

خدا اس دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس دنیا میں انصاف قائم کرنا چاہتا ہے اگر کوئی شخص امن کو مٹانا چاہتا ہے۔ اور انصاف کی بجائے ظلم اور تعدی کا راستہ کھولنا چاہتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور خدا ایسے شخص کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ بیشک بعض زمانے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں خدا تعالیٰ لوگوں کو کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ کہ جو تمہارے جی میں آتا ہے کرو۔ میں تمہارے معاملات میں دخل دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن یہ وہ زمانہ ہے۔ جس میں

خدا دخل دے رہا ہے

اور ایسے زمانہ میں جب خدا دنیا کے معاملات میں دخل دے رہا ہو۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا اور دنیا میں ظلم اور ناانصافی کو قائم کرنا چاہتا ہے تو خدا اس کے شر اور ضرر سے دنیا کو ضرور بچاتا ہے۔ اور وہ اپنے ارادہ میں

کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسوۂ اصحاب احمدؑ

—— ۲ ——

از مکرم محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رتن باغ لاہور

ایک اور امر بھی خاص توجہ کے قابل ہے میں دیکھتا ہوں بعض نوجوانوں کے دماغوں میں انتشار اور پراگندگی پائی جاتی ہے۔ وہ خلفاء کے متعلق پھر اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس قسم کی باتیں منہ پر لاتے ہیں جس کا لانا اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا۔ جب میری شادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے گھر میں ہونے لگی تو حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے تحریر فرمایا۔

"دوسرے یہ کہ رشتہ کے بعد مسیح موعود یا اہل بیت مسیح موعود سے ہمسری اور ہم کفی کا خیال اکثر لوگ کر بیٹھتے ہیں۔ اور اس سے ابتلاء آتا ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ رشتہ کیوں چاہا جاتا ہے۔ صاف بات ہے کہ جب ان کے کپڑے تک بابرکت ہیں۔ تو ان کے جگر کے ٹکڑے کیوں نہ بابرکت ہوں گے ۔۔۔ پس تعلق رشتہ کو موجب برکت و فخر سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو وہی من آنم کہ من دانم سمجھنا چاہیئے۔ ..... میں نے رشتہ کیا اور زینب کو حضرت صاحب کے ہاں دیا۔ اور دونوں رشتوں میں برابری کا خیال بالکل دل سے نکال دیا۔ جس طرح میں حضرت اقدس کی عزت کرتا تھا۔ وہی عزت و ادب بعد رشتہ رہا اور ہے۔ اور جس طرح حضرت ام المومنین علیہا السلام کا ادب اور عزت کرتا تھا۔ اسی طرح اب مجھ کو عزت اور ادب ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اسی طرح جس طرح اس پاک وجود کے جگر کے ٹکڑوں کی میں عزت کرتا تھا۔ ویسی اب ہے۔ میں تمہاری والدہ کی نازبرداری اس لئے نہیں کرتا کہ وہ میری بیوی ہیں گو مجھ کو یہ شریعت نے سکھدیا ہے۔ مگر میں جب میاں محمود احمد صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب اور میاں شریف احمد صاحب کو قابل عزت سمجھتا ہوں اور مجھ کو ان کا ادب ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمہاری والدہ اور اور الحفیظ کا بھی ادب ہے۔ بلکہ مجھ کو سلام منظور احمد۔ ناصر احمد۔ اور ناصرہ اور منصورہ و منصور احمد و ظفر احمد کا ادب ہے۔"

یہ تھا سچے عاشقوں کا طریق ہی وہ نمونہ ہے اور نمونہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے مامور سے مذکورہ بالا مقام حاصل کرکے۔ یہ بے مثل اور قابل رشک سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ پس اگر آپ لوگ اپنی اولادوں میں وہ روح پھونکنا چاہتے ہیں۔ جو کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولؓ، مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحبؓ۔ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ فرشتہ خصلت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ۔ حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحبؓ۔ حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ۔ حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوریؓ۔ اور حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ان پاک اور مقدس وجودوں میں کارفرما تھی۔ تو ان کے سامنے ان پاک وجودوں کے اسوہ کو رکھیں۔ تاکہ ان کی مقدس یاد کی نورانی شعاعیں ان کے دل و دماغ کو روشن کرتی رہیں۔ اور وہ ابتلاؤں کی آندھیوں اور جھگڑوں سے محفوظ و مامون ہو سکیں اور وہ استقامت اور پختگی دکھائیں۔ جو ان بزرگوں کا طرۂ امتیاز تھا۔ فھب النا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

اصحاب احمد نمبر ا کوئی تین صد صفحہ کی کتاب ہے۔ اور اصحاب احمد نمبر ۲ جو کہ صرف حضرت والد صاحبؓ کے حالات پر مشتمل ہے کوئی قریباً سات سو صفحات کی کتاب ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے قریباً تین مقدس دوروں کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے کئی ایک غیر مطبوعہ خطوط بھی آپ کی نظروں سے گذریں گے۔ پھر یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ شیطان ہر زمانہ میں اپنے چیلوں سے خدمت لیتا رہا ہے۔ اور کس طرح اس سعادت مجسم وجود نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ کس طرح امام وقت کی رضا و محبت اور پیار کو حاصل کیا۔ اور کس طرح خلفائے وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی عمر گذردی اور کس طرح دنیا کے دھندوں کو دین کی خدمت کے مقابلہ میں ہیچ اور ناچیز سمجھا۔ پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کام کی جو ملک صاحب نے نہایت جانفشانی ایثار اور قربانی کے جذبہ کے ماتحت کیا ہے قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھنے کی توفیق دے۔ اور مولا کریم کے فضل و کرم سے آپ کی زندگیاں اس رنگ میں ڈھل جائیں۔ جس رنگ میں۔ ان لاثانی وجودوں نے امام زمان و مہدی دوراں۔ کی ہدایت حاصل کرکے ڈھالیں تھیں۔ آپ لوگ بھی ان پاک ہستیوں کی طرح اسلام کی خدمت میں بہترین نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ اور ابتلاؤں کے وقت استقامت اور مضبوطی کی پختہ چٹان ثابت ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرکے ایک بے مثل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تا باغ احمد میں پھر بہار آئے۔ اور نہایت شیریں اور لذیذ پھل پیدا ہوں۔ اور تا اس نور کی ضیا فشانی سے دنیا کا کونہ کونہ بقعۂ نور بن جائے۔ اللھم آمین یا رب العالمین۔

سستی اور غفلت ترک کرکے بیدار ہو جائیں

فرمایا! "بار بار بتانے کی اس لئے ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا۔ وہ اب سن لیں۔ اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کرکے بیدار ہو جائے اور اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد دیتے ہوئے ان احباب سے گذارش ہے۔ جن کا وعدہ یہ سال بھی ادا نہیں ہوا۔ اور نہ انہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ کس ماہ ادا کریں گے۔ باوجودیکہ متعدد بار اس بارہ میں لکھا گیا ہے۔

اگر آپ اس وقت نہیں ادا کر سکتے۔ تو یہ اطلاع دے دیں کہ آپ کس ماہ ادا کریں گے تا دفتر رجسٹر پر نوٹ کر دے۔ اور پھر وقت پر اگر ضرورت ہو۔ تو یاد دلائے۔ اس طرح اخراجات میں بھی کمی ہوگی۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جنہوں نے نہ کوئی رقم دی اور نہ جواب۔ چونکہ روپیہ کی ضرورت اور مبلغین کو بیرونی ممالک میں اخراجات ارسال کرنے ہیں اسلئے وعدوں کی ادائیگی جلد تر ہونی چاہیئے۔

اسی لئے دفتر اول کے احباب کے وعدہ سال ۱۹ پورا ہونے کے لئے ایک چٹھی ارسال کی جارہی ہے۔ اول تو احباب ماہ جولائی میں پورا کرلیں۔ کیونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کے ذمہ بقایا بھی ہو۔ ورنہ دفتر کو بواپسی اطلاع دیں کہ آپ اپنا سال ۱۹ کا وعدہ کس ماہ میں ادا کریں گے۔

(وکیل المال ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ کیلئے دریوں اور شامیانوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے بیس عدد دریاں اور آٹھ عدد شامیانوں کی ضرورت ہے فی دری پچاس روپے اور فی شامیانہ چھ صد روپیہ احباب ایک ایک سالم دری۔ اور ایک ایک سالم شامیانہ کی قیمت اپنے ذمہ لے لیں۔ تو شامیانوں کی صورت میں معطی احباب کے نام دعا کے لئے شامیانوں کے اندر موٹے لکھوا دیئے جائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۱۶ شمالی ضلع سرگودھا سے رسید بک نمبر ۳۹ گم ہو گئی ہے۔ اس لئے جملہ خدام کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ رسید بک نمبر ۳۹ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا کسی قسم کا بھی چندہ ادا نہ کریں۔ اور اگر کسی کو اس رسید بک کے متعلق کوئی علم ہو تو مرکز میں رپورٹ کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وٹرنری کالج لاہور میں داخلہ

وٹرنری کالج میں ۱۸/۷/۵۳ کو داخلہ شروع ہوگا۔ شرائط داخلہ کم از کم میٹرک پاس ہو درخواست ۱۸/۷/۵۳ تک پرنسپل صاحب کے دفتر میں پہنچے۔ غریب مہاجر و بعض دیگر طلبا کو ساٹھ روپے ماہوار کے ۲۵ وظائف گورنمنٹ دیگی۔ ہر ایک امیدوار ...... بوقت داخلہ ۹۰ روپے علاوہ فیس رہائش وغیرہ کے پیش کرے۔ (سول ملٹری مورخہ ۱۸/۷/۵۳)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

بھارتیوں کی بداعتمادی کی وجہ سے کشمیر کے لوگ بھارت سے بددل ہو گئے ہیں!

نیشنل کانفرنس کے ورکروں میں شیخ عبداللہ کا بیان

نئی دہلی ۱۲ جولائی: مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے بھارت میں مقبوضہ ریاست کو مدغم کرنے اور ریاست کو بھارت سے علیحدہ کرنے کی دونوں تجویزوں کو رد کر دیا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق شیخ عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کے ورکروں کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان تجویزوں کے ذریعے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ شیخ عبداللہ نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے تعلقات مصالحانہ بنیاد پر قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے لوگوں کا متفقہ مطالبہ یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کا قطعی اور باوقار حل پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں تلاش کیا جائے۔ بھارت اور کشمیر کے نظریات کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے اپنے بھائیوں کی شدید مذمت کی جن کی بداعتمادی کی وجہ سے کشمیر کے لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے کے سوال پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ مہاراجہ کی راج نیشن کے خاتمہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جب تک فرقہ پرست جماعتیں مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں مدغم کرنے کا مطالبہ کرتی رہیں گی بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے تعلقات بہتر نہیں ہوں گے۔ شیخ عبداللہ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ نیشنل کانفرنس کو یہ مطالبہ کبھی منظور نہیں کرنا چاہیئے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں مدغم کر دیا جائے۔

روس نے امریکہ سے غذائی امداد لینے سے انکار کر دیا!

برلن ۱۳ جولائی: مشرقی جرمنی کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ امریکہ نے مشرقی جرمنی کے عوام کی امداد کے لئے ایک کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی قیمت کا اناج دینے کی جو پیشکش کی ہے مشرقی جرمنی کی حکومت نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے دوسری مقبوضہ جرمنی کے عوام کی امداد کے لئے یہ پیشکش امریکی ناظم الامور مقیم ماسکو نے کل روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی کو پیش کی تھی۔ یہ پیشکش صدر آئزن ہاور کی جانب سے بھی حکومت امریکہ کے ایک اعلان میں کہا گیا تھا کہ یہ پیشکش دوسری مقبوضہ جرمنی کے نادار عوام کی مدد کے لئے کی گئی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور باہمی تحفظ کے ادارے کے ڈائرکٹر مسٹر سٹینسن کو ہدایت دی تھی کہ مشرقی جرمنی کو یہ غذائی امداد پہنچانے کا انتظام بغیر کسی تاریخ کے مکمل کر لیا جائے۔ مشرقی جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے آج اطلاع دی ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے آج صدر آئزن ہاور کو اس سلسلہ میں جواب روانہ کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کی حکومت کو مشرقی جرمنی کی حالت کے متعلق غلط اطلاعات دی گئی ہیں۔ روس اپنے زیر اثر علاقوں کے باشندوں کی امداد خود بخوبی کر سکتا ہے اور اسے اس سلسلہ میں کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔

کیا گیا ہے کہ حکومت ایران نے عراقی سفیر کو ایک احتجاجی مراسلہ دیا جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عراقی ڈاکوؤں کے خلاف جنگ میں ایرانی فوج کا جو سپاہی ہلاک ہوا تھا اس کا خون بہا دیا جائے اور عراقی سرحدی فوج نے جن بارہ ایرانی فوجیوں کو گرفتار کر رکھا ہے انہیں رہا کر دیا جائے۔

نیپال کے ایک صوبہ کا گورنر فرار ہو گیا

کھٹمنڈو ۱۳ جولائی: یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کے مطابق نیپال کے صوبہ بلکھ کے گورنر نے فرار ہو کر یوپی اور نیپال کے سرحدی شہر نیپال گنج میں پناہ لی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے صوبے میں زبردست گڑبڑ پھیلی ہوئی تھی۔ ابھی تک اس گڑبڑ کی نوعیت معلوم نہیں ہو سکی۔ گڑبڑ والے علاقے میں فوج اور پولیس کی کمک بھیج دی گئی ہے۔

پیرسن نے مسٹر نہرو کو جواب بھیج دیا

نئی دہلی ۱۳ جولائی: سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر لیسٹر پیرسن کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے مسٹر پیرسن کو لکھا تھا کہ وہ کوریا کی صورت حال پر غور کرنے کیلئے جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کریں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسٹر پیرسن نے پنڈت نہرو کی تجویز کا جواب کیا دیا ہے۔

ایرانی فوج اور عراقی ڈاکوؤں میں جنگ

تہران ۱۳ جولائی: ایران کی حکومت نے عراق کو تین احتجاجی مراسلے بھیجے ہیں جن میں عراق اور ایران کی سرحد پر عراقی ڈاکوؤں کی سرگرمیوں پر شدید احتجاج

دریائے سندھ کے زبردست سیلاب سے کارنگ بند ٹوٹ گیا

سکھر ۱۲ جولائی: سرینگاری بند سے اے پی پی کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ کارنگ بند جو گزشتہ ایک ہفتہ سے دریائے سندھ کی طوفانی تھپیڑوں سے مقابلہ کر رہا تھا ٹوٹ گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سندھ کے انجینئروں کی ٹیم کو جو آج کل چیف انجینئر مسٹر موسیٰ کی قیادت میں بند کی حفاظتی تدابیر کے سلسلہ میں جان توڑ کوشش کر رہی ہے آئندہ ہفتہ سخت نازک حالات کا سامنا پڑے گا کیونکہ اب دریائے سندھ کی اٹھتی ہوئی موجوں کا خاص زور دستے بنے ہوئے بند پر ہے جو کہ پہلی دفاعی لائن کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس دوران میں دریائے سندھ کے پانی کی سطح جو ہفتہ کے روز چڑھنا شروع ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ بلندی پر پہنچ جائے گی۔ انجینئروں نے جو برابر چوبیس گھنٹے دریائے سندھ کے خاص بند کی نگہداشت کر رہے ہیں کہا ہے کہ کسی اندیشہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ حالات قابو میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دفاع کی دوسری اور تیسری لائنیں خاص بند کی طرح مضبوط ہیں۔

لاہور میں موسلادھار بارش

لاہور ۱۲ جولائی: گزشتہ رات لاہور میں موسلادھار بارش شروع ہوئی جو آج بعد دوپہر تک جاری رہی۔ اندازہ ہے کہ رات سے آج صبح تک لاہور میں چھ انچ بارش ہو چکی تھی۔ آج شام مطلع صاف ہو گیا۔ اس موسلادھار بارش کے باعث زیریں علاقوں میں سیلاب آ گیا۔ ابھی تک اس سلسلہ میں مزید تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔

تنازعہ کشمیر کا باعزت فیصلہ کرائے بغیر پاکستان آرام سے نہیں بیٹھے گا (شعیب قریشی)

لاہور ۱۲ جولائی: پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری اور امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی نے ریاست جموں اور کشمیر کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھے گا جب تک کشمیر کا کوئی باعزت فیصلہ نہ ہو جائے۔ یہ فیصلہ جو ریاست کے عوام کی اپنی مرضی کے مطابق ہو گا۔ یوم شہدائے کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں مسٹر شعیب قریشی نے کہا ہے کہ کشمیر کے طول و عرض میں یوم شہداء منانے کی اس غرض و غایت یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو ایک مرتبہ پھر ان کے اپنے مقاصد کی یاد دہانی کرائی جائے۔ انہوں نے کہا۔ پاکستانی اور ریاست جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ بالکل اسی طرح ہیں جیسے ۱۹۳۱ء میں تھے۔ مسٹر شعیب قریشی نے اپنے پیغام میں مزید کہا ہے کہ ہمیں ماضی کو بھول جانا ہو گا اور اس موقعہ پر ہمیں پچھلے دنوں کی تمام تلخیوں کو نظر انداز کر دینا ہو گا۔ ہمارے سینوں میں ان لوگوں کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی جنہوں نے ۲۲ سال قبل اپنی جانیں قربان کی تھیں۔ اور اب ہمیں ان لوگوں کا نام اونچا کرنا ہو گا جو ریاست جموں و کشمیر کے عوام کے ایک گراں قیمت مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مسٹر شعیب قریشی نے کہا۔ قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتی ہیں۔ اور میں جموں و کشمیر کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کشمیر کا مسئلہ ریاست کے عوام کی اپنی مرضی کے مطابق طے نہ ہو جائے۔

واشنگٹن ۱۳ جولائی: امریکہ نے تل ابیب سے اپنا سفارتخانہ یروشلم منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسرائیل کی حکومت نے حال ہی میں اپنی وزارت خارجہ کے دفاتر تل ابیب سے یروشلم میں منتقل کر دیئے تھے مگر امریکہ نے اپنا سفارتخانہ یروشلم منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

امریکہ روس کے ساتھ چار طاقتی کانفرنس منعقد کرنے پر رضامند ہو جائیگا

واشنگٹن ۱۳ رجولائی ۔ تین وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں فرانسیسی اور برطانوی نمائندوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر ۔ نہ روسی لیڈروں کے ہمراہ ایک چار طاقتی کانفرنس کا اصول بہت حد تک منوا لیا ہے۔ سرکاری حلقوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وائٹ ہاؤس ابھی اب فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر جارج بڈولٹ اور برطانوی قائم مقام وزیر خارجہ لارڈ سالسبری کے اس خیال کا حامی ہوتا جا رہا ہے۔ کہ اگر کریملن کے ساتھ بات چیت میں دیر کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مغربی طاقتوں کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کو نقصان پہنچے گا۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے بڑے غور کے ساتھ اس بارے میں فرانسیسی اور برطانوی مدبروں کے خیالات سنے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے اس تجویز کے بارے میں زیادہ سرگرمی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ انہوں نے اس تجویز کی مخالفت بھی نہیں کی ہے اس کے علاوہ امریکہ کے سرکاری حلقوں کا یہ کہنا ہے۔ کہ تین وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے اختتام سے پہلے مسٹر ڈلس کو اس قسم کی ہدایات دے دی جائیں گی۔ کہ وہ روس کے وزیر اعظم جارجی میلنکوف کی حکومت کے ساتھ ایک بڑے پیمانے پر کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ایک خاص منصوبہ تیار کریں۔

ہندو مہاسبھا کے صدر کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۱۳ ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو نے آل انڈیا مہاسبھا کے صدر این ۔ سی چیٹرجی سے کل ملاقات کی اس سے پہلے مسٹر چیٹرجی جموں پرجا پریشد کے صدر مسٹر پریم ناتھ ڈوگرہ اور سکرٹری مسٹر درگا داس ورما کے ہمراہ وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو سے ملے ہندو مہاسبھا کے ایک ترجمان کے کہنے کے مطابق وزیر اعظم بھارت اور مسٹر چیٹرجی کے درمیان مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوا۔

شہنشاہ ایران یورپ جا رہے ہیں

تہران ۱۳ ر جولائی ۔ ڈاکٹر مصدق کے حامی اخبار "شورش" نے با خبر ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے۔ کہ شہنشاہ ایران نے ملکہ کے ہمراہ جلدی ہی یورپ جانے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ اخبار نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ شاہ کی جلاوطن بہن شہزادی اشرف جو آج کل یورپ میں ہیں۔ ایران واپس آنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

۸۳۹۱ آدمیوں کی گرفتاری

کیپ ٹاؤن ۔ ۱۳ ر جولائی ۔ پولیس کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے سال نسلی علیحدگی کے قوانین کی مخالفت کرنے کے الزام میں ۸۳۹۱ آدمی گرفتار کرلئے گئے۔

ٹڈی دل کانفرنس کا انعقاد

کراچی ۱۳ ر جولائی ۔ آج کراچی میں بھارت اور پاکستان کی ٹڈی دل کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے بھارتی وفد کل کراچی پہنچ گیا تھا۔ وفد مندرجہ ذیل دو حضرات پر مشتمل ہے۔

خوراک و زراعت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایم ۔ آر بھائیڈ اور بھارتی حکومت کے ٹڈی دل کے ماہر مسٹر ڈاکٹر پی ۔ ٹی۔

بھارتی رہبر کمیٹی کے ارکان آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۳ ر جولائی ۔ بھارت اور پاکستان کی رہبر کمیٹیوں کا جو اجلاس ۱۴ ر جولائی کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے بھارتی رہبر کمیٹی کے ممبر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔

مصری تجویز پر عرب ملکوں میں غور و خوض

بیروت ۱۳ ر جولائی ۔ دمشق کے روزنامہ "الدنیا" کی خبر کے مطابق عرب ریاستوں کے فوجی حلقے مصر کی اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ کہ نہر سویز کے علاقے میں عرب ملکوں کی فوجیں متعین کر دی جائیں۔ جو اس علاقے کے دفاع کا انتظام سنبھالیں۔

وزیر اعظم نیپال کو نئی دہلی آنے کی دعوت

نئی دہلی ۱۳ ر جولائی ۔ نیپالی ریڈیو کے اعلان کے مطابق حکومت ہندوستان نے نیپال کے وزیر اعظم مسٹر ایم ۔ پی کوئیرالا کو نئی دہلی آنے کی دعوت دی ہے۔ ریڈیو کے اعلان کے مطابق وزیر اعظم اس ماہ کے تیسرے ہفتہ نئی دہلی جائیں گے۔

م البانیہ کی سرحد میں پانچ سو میٹر آگے تک گھس کر البانوی سرحدی محافظوں پر گولیاں چلائیں۔

سان فرانسسکو ۱۳ ر جولائی ۔ ڈگلس ایئرکرافٹ کمپنی کے چیف انجینئر نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ کے پاس اس وقت ایسا چھوٹا ایٹم بم موجود ہے۔ جو صرف ایک سیٹ والے اور ایک انجن والے ہوائی جہاز میں لادا جا سکتا ہے۔

سندھ میں چینی بنانے کے چھ کارخانے قائم کئے جائیں گے

حیدر آباد (سندھ) ۱۳ ر جولائی ۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار نے کل یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں چینی بنانے کے چھ کارخانے قائم کئے جائیں۔ ان میں سے ہر کارخانہ ایک ہزار ٹن گنا پیل سکے گا۔ انہوں نے کہا۔ اس مادہ گنے کے بیج مہیا کرنے کے لئے زیریں سندھ میں ۵۰۰ ایکڑ رقبہ مخصوص کر دیا جائیگا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ حیدر آباد میں ایک بڑی سیمنٹ فیکٹری قائم کی جا رہی ہے۔ جو روزانہ چار سو ٹن سیمنٹ تیار کر سکے گی۔ انہوں نے کہا۔ صنعتوں کے لئے بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نیز بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حیدر آباد کے قریب ایک بڑا بجلی گھر قائم کیا جا رہا ہے۔ جو پندرہ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کر سکے گا۔ یہ سٹیشن ۱۹۵۵ء تک اپنا کام شروع کر دیگا۔ اس کے لئے مشینری آ رہی ہے۔ اور اس کے نصب کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ اس کے علاوہ سکھر میں بھی ایک بجلی گھر قائم کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں جھیل کالری سے ایک لاکھ کلو واٹ بجلی حاصل کرنے کی سکیم پر بھی عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ ان کی حکومت کی یہ پالیسی ہے۔ کہ کپاس کی صنعت کو ترقی دی جائے۔ کیونکہ اس طرح مزارعین بے روزگاروں کو کام مل جائیگا۔ کپاس کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ اور سکھر حیدر آباد اور ٹھٹھہ میں کپاس کی صنعتوں کے مرکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ ایک مرکز پہلے ہی کراچی میں کام کر رہا ہے۔ انہوں نے صناعوں اور سرمایہ داروں سے اپیل کی۔ کہ وہ آگے آئیں۔ اور سندھ کی صنعتوں میں روپیہ لگائیں۔ انہوں نے یقین دلایا۔ کہ حکومت اس بارہ میں سہولتیں مہیا کرنے میں ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

پنڈت نہرو کو چیلنج

الہ آباد ۱۳ ر جولائی ۔ مسٹر پی ۔ ایم ۔ برہمچاری نے جنہوں نے کانگرس کی صدارت کے لئے پنڈت نہرو سے مقابلہ کیا تھا۔ پنڈت نہرو کے ہندو کوڈ بل کے بارہ میں بیان پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور انہیں چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ اور محض ہندو کوڈ بل کی بنیاد پر ان سے انتخاب لڑ کر دیکھیں۔

چٹاگانگ میں صابن فیکٹری کا قیام

ڈھاکہ ۱۳ ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چٹاگانگ میں عنقریب ایک صابن کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ جو ۶۲۵ ٹن صابن تیار کیا کریگا۔ اس کارخانہ کے لئے جگہ منتخب کر لی گئی ہے اور کمپنی نے وہ جگہ حاصل بھی کر لی ہے۔ اس کارخانہ کے ساتھ گلیسرین تیار کرنے کا ایک پلانٹ بھی نصب کیا جائیگا۔ ان دونوں کارخانوں پر دس لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

ملتان شہر میں ٹیلیفون ایکسچینج

ملتان ۱۳ ر جولائی ۔ ملتان شہر میں عنقریب ایک ہزار لائنوں پر مشتمل خود کار ٹیلیفون ایکسچینج قائم کر دیا جائیگا۔ سامان یہاں پہنچ چکا ہے۔ اور عنقریب کام شروع کر دیا جائیگا۔

بلوچستان میں آبپاشی کو ترقی دینے کے منصوبے

کوئٹہ ۱۳ ر جولائی ۔ حکومت پاکستان نے بلوچستان میں زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کے سلسلے میں پانچ قلیل المیعاد منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سات لاکھ روپے دینے کی منظوری دے دی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ۹۰۰ ایکڑ مزید زمین زیر کاشت آ جائیگی۔

البانیہ کا یوگوسلاویہ سے احتجاج

پیرس ۱۳ ر جولائی ۔ ماسکو ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ حکومت البانیہ نے یوگوسلاویہ سے البانوی یوگوسلاوی سرحد پر ایک حالیہ حادثہ کے متعلق زبردست احتجاج کیا ہے۔ احتجاجی مراسلہ میں کہا گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے سپاہیوں نے ۳

حضرت سیٹھ اسماعیل صاحب آدم کی علالت

حضرت سیٹھ اسماعیل صاحب آدم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ وہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ چند روز سے ان کو کثرت سے خون آنے کی وجہ سے ضعف بہت زیادہ ہے۔ اور اب ملاقاتیوں کو اچھی طرح پہچان بھی نہیں سکتے ہیں۔ ڈاکٹر جواب دے چکے ہیں۔ احباب اس بزرگ صحابی کی جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زندہ معجزہ ہیں۔ صحت عاجلہ اور درازی عمر کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار خواجہ محمد اسماعیل اف بمبئی کراچی۔